مولانا شیر علی شاہ صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

قسط ۴

چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں

جنگ سے چند دن قبل کے مشاہدات

عشاء کے وقت ہم واپس بیت المقدس پہنچے مسجد صخرہ کے چاروں طرف بلند کھمبوں میں مرکری بلب گنبد صخرہ کے بالمقابل نصب ہیں۔ ان کی روشنی مسجد صخرہ پر پڑنے کی وجہ سے رات کے وقت یہ سنہری گنبد دور و دراز سے چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ مکبریہ سے رات کے وقت بیت المقدس کا نظارہ بھی عجیب دلکش ہے۔ جمعہ کی نماز مسجد اقصیٰ میں پڑھی، یہاں کے قاضی القضاۃ استاذ عبداللہ ہوشی نے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق پر تقریر کی۔ استاذ عبداللہ ہوشی قدس کا باشندہ اور عمان کے محکمۂ قضاء کا بڑا قاضی ہے۔ اور خطبہ غالباً یہاں کے بڑے عالم یاسین صادق البکری نے دیا۔

اریحا

جمعہ کی نماز کے بعد ساتھیوں نے اریحا جانے کا پروگرام بنایا۔ جمعہ کی وجہ سے اڈہ پر اچھا خاصا ہجوم تھا۔ جمعہ کی نماز کے لئے آس پاس کے دیہات سے لوگ مسجد اقصیٰ آتے ہیں۔ بمشکل عصر کے وقت ہمیں اریحا کی ایک بس میں جگہ ملی۔ اریحا بیت المقدس سے ۳۵ کیلومیٹر شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ ہماری بس جب جبل زیتون کے دامن میں جارہی تھی تو ہم آخری نگاہوں سے مسجد صخرہ اور مسجد اقصیٰ کی مقدس عمارت کو دیکھ رہے تھے۔ اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد پہاڑوں کی وجہ سے بیت المقدس کی آبادی ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔ اب ہماری بس اس سڑک پر جارہی تھی جس پر ہم عمان سے بیت المقدس آئے تھے۔ بس نے جب ۲۸ کیلومیٹر کی مسافت طے کی تو پہاڑی راستہ ختم ہوا۔ آگے سڑک کے دونوں طرف دو بورڈ نظر آئے۔

ایک پر اریحا اور دوسرے پر ضریح نبی موسیٰ علیہ السلام مکتوب ہے۔ سیدھی سڑک عمان تک جاتی ہے سڑک سے جانب جنوب موسیٰ علیہ السلام کی قبر ایک میل دور ہے۔ جانب شمال کو یہ راستہ اریحا کا ہے۔ اس موڑ سے اریحا سات کیلومیٹر کی مسافت پر ہے۔ چونکہ ہمارے ساتھ بستر اور سامان تھا۔ اس لئے ہم کو یہاں اترنا باعث تکلیف تھا۔ ہم بس سے سیدھے اریحا چلے گئے۔ سامان کے پاس اڈہ پر ایک ساتھی چھوڑ کر ہم مغرب کی نماز کیلئے چلے گئے۔ یہ مسجد حضرت عمرؓ کے نام سے مشہور ہے۔ اسکو جامع عمر کہتے ہیں۔ نماز پڑھ کر ہم اڈہ پر واپس آ گئے۔ مالک اڈہ سے میں نے ہوٹل کے بارہ میں دریافت کیا، کہ ہم رات گذارنے کے لئے کسی ہوٹل میں کمرہ کے متلاشی ہیں۔ اس نے کہا میرے اس دفتر سے ہوٹل کا کمرہ تو اچھا نہیں ہوگا، یہاں رات گذاریں۔ سامان کے نقل و حمل سے بھی بچ جائیں گے صبح جب بھی آپ جاہیں یہاں سے ہی ٹیکسی میں موسیٰ علیہ السلام کے روضے پر چلے جائیں۔ اس نے ہمیں اپنے دفتر کی چابی دیدی حسن خلق اور مہمان نوازی کے یہ مظاہرے اردن میں قدم قدم پر دیکھنے میں آئے۔ افسوس کہ عربوں کی خوبیوں سے عموماً صرف نظر کیا جاتا ہے۔ عشاء کی نماز ہم نے ایک اور مسجد میں پڑھی جو اڈہ کے قریب ہے۔ یہاں تمام اریحا میں صرف دو مسجدیں ہیں۔ اس مسجد میں دو نابینا حافظ ہیں، وہ ہماری باتوں کو سنکر ہم سے پوچھنے لگے کہ تم پاکستانی ہو۔؟ میں نے کہا آپ نے ہمیں کیسے پہچانا۔ انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ یہاں پاکستانی آئے تھے وہ بھی آپ جیسی باتیں کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا آؤ ہمارے ساتھ کچھ وقت کیلئے مسجد میں بیٹھ کر پاکستان کے احوال سے ہمیں محظوظ کرو۔ ایک نابینا حافظ قریہ خلیل کا باشندہ تھا۔ دوسرا قدس کا۔ انہوں نے ہمیں قرآن مجید کی تلاوت سنائی اور میرا پتہ نوٹ کر لیا۔ کہنے لگے ہم پاکستان دیکھنے ضرور جائیں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کیسے پاکستان دیکھ سکیں گے۔؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے عراق، حجاز، سوریہ، لبنان، ترکیا کے ممالک دیکھے ہیں۔ اب صرف افغانستان و پاکستان دیکھنے کی خواہش ہے۔

اریحا تاریخی نقطۂ نظر سے اہم شہر ہے۔ بعض مفسرین غالباً "اھبطوا مصراً" کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس شہر سے مراد اریحا ہے۔ بنی اسرائیل جب صحرائے سینا میں ترنجبین اور بٹیر (من و سلویٰ) کے کھانے سے شکایت کے طور پر موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے۔ کہ ہم تو ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے۔ خدا سے ہمارے لئے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں ترکاری، ساگ، سبزی، لہسن، پیاز عطا فرما دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اریحا جانے کا حکم دیا جہاں عمالقہ قوم آباد تھی۔ بنی اسرائیل عمالقہ سے ڈر کے مارے اریحا جانے سے انکار کر گئے تو چالیس سال تک صحرائے سینا میں بھٹکتے رہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ یوشع بن نون علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو لیکر اریحا کو فتح کیا۔ بعض مفسرین نے مصراً سے قدس اور بعض نے ایلہ بھی مراد لیا ہے۔ کیونکہ اِهْبِطُوا مِصْراً میں مِصْراً اسم نکرہ ہے جسکا معنی "تم کسی بھی شہر میں چلے جاؤ تو وہاں تمہیں مطلوبہ سبزیاں مل جائیں گی۔" مگر قرین قیاس یہ ہے کہ مصراً سے اریحا مراد لیا جائے۔ کیونکہ اس علاقہ میں اریحا ایک ایسی جگہ ہے یہاں چاروں طرف دور دور تک ہموار زمین ہے جو کچھ تو دریائے اردن سے سیراب ہوتی ہے، اور اکثر حصہ یہاں کے مشہور چشموں سے۔ جو عین السلطان۔ عین الدویک۔ عین القرنطل کے نام سے مشہور ہیں۔ اس وسیع زرخیز زمین کے سینہ پر صحرائے سینا میں پھیلے ہوئے لاکھوں بنی اسرائیل کا گذر اوقات ہو سکتا تھا۔ اور یہاں کی ترکاریاں انکی شدتِ حرص اور شوقِ سبزی خوری کو پورا کر سکتی تھیں۔ واللّٰہ اعلم وعلمہ اتم و احکم۔

اریحا اور زرعی پیداوار

زرعی پیداوار کے لحاظ سے اریحا اردن کا دل ہے۔ ہر قسم کی سبزیاں اور پھل یہاں پیدا ہوتے ہیں۔ پھلوں میں مالٹا، سنگترہ، کیلا، سیب انار، انگور، انجیر، امرود وغیرہ کے کئی باغات ہیں۔ یہاں سے اردن کے دوسرے شہروں میں یہ پھل اور ہر قسم کی سبزی ٹرکوں کے ذریعہ بھیجی جاتی ہے۔ موسم سرما میں اردن کے امیر لوگ سرد مقامات سے آکر یہاں رہتے ہیں۔ اور گرمیوں کے موسم میں رملہ چلے جاتے ہیں، جو یہاں کے سرد ترین مقامات میں سے ہے۔ قدس اور عمان بھی گرمیوں میں سرد مقامات میں شمار ہوتے ہیں۔ اریحا کے ارد گرد کئی مخَایم (مہاجر کیمپ) ہیں جن میں فلسطینی مہاجر آباد ہیں۔ مخیم عقبۃ جبر۔ مخیم عین السلطان مخیم نویعمہ وغیرہ میں چالیس ہزار تک مہاجر بس رہے ہیں۔ جو زراعت و تجارت میں مصروف ہیں۔ اریحا کے جانب مغرب میں دو میل کی مسافت پر ایک پہاڑ جو سامنے نظر آتا ہے، کے بارے میں کہتے ہیں کہ اسکی چوٹی پر عیسیٰ علیہ السلام نے کافی عرصہ عبادت کی ہے۔ اب اس جگہ پر گرجے اور مسجدیں تعمیر کی گئی ہیں۔ اس پہاڑ کے دامن میں "مطار اریحا" ہوائی جہازوں کا اڈہ ہے، جہاں ہوا باز ٹریننگ لیتے ہیں۔ یوشع بن نون کے بعد بنی اسرائیل کافی عرصہ تک یہاں پر قابض رہے۔ پھر رومن کا قبضہ آیا۔ حضرت عمرؓ کے عہد مبارک میں یہ خطہ مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ اور اب تک مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔[1]

اریحا سے کچھ فاصلہ پر شرحبیل علیہ السلام اور ابو عبیدہؓ، معاذ بن جبلؓ کی قبور ہیں۔ صبح

---

[1] یہ جنگ سے چند دن قبل کے حالات ہیں۔ (ادارہ)

ہم موقف التکسیات (ٹیکسی سٹینڈ) گئے۔ ٹیکسی کو یہاں تیکسی کہتے ہیں۔ ٹیکسی والے سے ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے روضہ تک آنے جانے کا کرایہ پوچھا، اس نے کہا کہ میں ایک دینار لوں گا، ایک دوکاندار ہماری گفتگو غور سے سن رہا تھا۔ اس نے ہمیں بلایا اور کہا کہ یہ آپ سے زیادہ کرایہ مانگ رہا ہے۔ آپ پانچ منٹ انتظار کریں۔ تھوڑی دیر میں میرا بھائی فوجی جیپ میں آ جائے گا، وہ ویسے بھی وہاں فوجی کیمپ کی طرف جائیگا تو آپ کو اپنے ساتھ لے جائے گا۔

حضرت موسیٰؑ کا مزار

معمولی انتظار کے بعد فوجی جیپ آ گئی۔ دوکاندار نے اپنے بھائی کو کہا کہ یہ پاکستانی میرے مہمان ہیں ان کو ضریح موسیٰ تک پہنچا دیجئے جیپ میں بیٹھ گئے۔ وہ اریحا میں مختلف فوجی چوکیوں سے ہوتا ہوا موسیٰ علیہ السلام کے مزار تک پہنچا۔ اور روضہ کے دروازے کے سامنے جیپ کھڑی کر دی۔ ہم نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس نے کہا: لا شکر علی الواجب احنا مستعدون لکل المساعدۃ۔ یعنی یہ ہمارا فرض تھا ہم ہر خدمت کیلئے تیار ہیں، شکریہ کی ضرورت نہیں۔ ہم ایک گھنٹہ تک اس مبارک روضہ میں رہے۔ ایک اولوالعزم پیغمبر کی پر عظمت و جلال زندگی نگاہوں میں آ گئی۔ مسجد کی دیوار پر اس روضہ کو تعمیر کرنے والے کا نام سلطان ابو الفتح بیبرس لکھا ہوا ہے جس نے ۶۸۶ھ میں اس مقبرہ کو تعمیر کیا تھا۔ روضے کے دروازے پر وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي ۔ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا ۔ والطور وکتب مسطور کی آیات درج ہیں۔ سب سے زیادہ لطف یہاں کے ایک کتبہ پر لکھے ہوئے اس شعر سے حاصل ہوا ۔

اِنْ نِلْتَ يَا رِيْحَ الصَّبَا يَوْمًا اِلٰى اَرْضِ الْحَرَمِ ۔ بَلِّغْ سَلَامِيْ رَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمُ

"اے باد صبا! اگر زمین حرم پر آپ کا گذر ہو تو میرا سلام اس مقدس روضے تک پہنچا دیجئے جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں"

اس روضہ کے چاروں طرف فوجیوں کی چوکیاں ہیں۔ یہاں سے کچھ فاصلے پر بنی یوشع علیہ السلام کی قبر بتاتے ہیں۔

بحیرۂ مردار

سامنے ٹیلے پر آپ چڑھ کر اَلْبَحْرُ الْمَيِّت (بحیرۂ مردار) کا نظارہ دیکھ سکتے ہیں۔ بحیرہ مردار عمان کو جانیوالی سڑک کی جانب جنوب میں ڈھائی میل کی مسافت پر ہے۔ بحیرہ مردار کے ساحل پر لوط علیہ السلام کی قوم بستی تھی جن کے علاقہ کو سدوم کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ یہاں چار بڑے شہر تھے جن میں لاکھوں انسان آباد تھے۔ انہوں نے لوط علیہ السلام کی مخالفت

کی تو اللہ تعالیٰ نے ان بستیوں کو الٹا دیا۔ محکمہ آثار قدیمہ ان بستیوں کے آثار کا سراغ لگا رہا ہے۔ اب بحیرۂ مردار کے ساحل پر تفریح گاہیں بنی ہوئی ہیں۔ یہاں سے واپسی پر ہم موڑ تک ایک میل پیادہ چلے

دار الخلافہ اردن عمان میں

پھر وہاں سے عمان کی بس میں سوار ہوئے، دس میل تک سطح زمین ہموار ہے آگے پھر پہاڑیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد عمان شہر کی چمکتی ہوئی آبادی نظر آئی۔ "عبدلی" عمان کا مشہور بس اسٹینڈ ہے۔ وہاں اتر کر اومنی بس میں سوار ہوئے اور جامع حسینی کے پاس اترے۔ وہاں کئی پاکستانی ملے جنہوں نے (شرکۃ نقلیات الاقتصاد) اقتصاد ٹرانسپورٹ کمپنی سے جدہ تک بحری جہاز کے دوطرفہ ٹکٹ خریدے تھے۔ بعض دوسرے پاکستانیوں نے "شرکۃ نقلیات بدر" بدر ٹرانسپورٹ کمپنی سے تبوک کے راستہ بسوں کے ذریعہ سفر کرنے کے ٹکٹ لئے تھے۔ بحری جہاز کے ٹکٹوں پر لکھا گیا تھا کہ تین دن کے بعد بندرگاہ عقبہ سے جہاز روانہ ہوگا۔ اس لئے ہم نے بھی بحری جہاز سے جانیکا فیصلہ کیا میرے ساتھیوں نے کہا کہ اب جبل راس العین جاتے ہیں۔ وہاں ہمارا سامان پڑا ہوا ہے۔ ہم وہاں رات گذار کر صبح سویرے اقتصاد کمپنی آ جائیں گے۔ میں حاجی عبدالقدوس صاحب عطار کے ہاں گیا جن کے مکان میں میں ایک ہفتہ رہ چکا تھا۔ حاجی صاحب موصوف افغانستان کے ایک عالم ہیں جو عرصہ گیارہ سال سے عمان میں عطر فروشی کا کام کر رہے ہیں۔

بغداد میں مجھے ایک افغانی عالم نے ان کے نام خط دیا تھا۔ میں جب عمان پہنچا تو جامع حسینی کے قریب ہوٹل میں رہائش کا انتظام کیا۔ دو دن بعد جب حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی اور وہ خط انہیں دکھایا تو انہوں نے فوراً پوچھا آپ کا سامان کہاں ہے۔؟ میں نے کہا سامنے ہوٹل میں وہ بہت ناراض ہوئے اور کہا کہ آپ میرے مہمان ہیں۔ آیئے وہاں سے سامان لے آئیں۔ انکی چھوٹی سی دوکان جامع حسینی کے بالمقابل ہے۔ اور مکان مدرسہ رومانی کے قریب ہے گیارہ سال میں گیارہ حج کئے اور اکثر جمعہ کے دن مسجد اقصٰی جایا کرتے ہیں۔ تمام رات نوافل و تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔

حضرت شعیبؑ کا مزار

صبح ہم نے اقتصاد کمپنی سے ٹکٹ خریدے اور فرصت پاکر سلط روانہ ہوئے جہاں شعیب علیہ السلام کا مزار ہے۔

سلط سے اریحا تک دو پہاڑوں کے درمیان ۴۵ کیلومیٹر کا راستہ ہے۔ اسکو وادی شعیب کہتے ہیں۔ شعیب علیہ السلام کی قبر کے قریب وہ کنواں بھی بتلاتے ہیں، جہاں موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے

اُنہوں نے شعیب علیہ السلام کی بھیڑ بکریوں کو پانی پلایا تھا۔ سلط میں نبی جاد کی قبر بھی بتاتے ہیں۔ اصحاب کہف کی جگہ ہم نے پہلے دیکھی تھی۔ یہ عمان سے تقریباً پانچ میل کے فاصلہ پر ہوگی۔ قریہ صحاب کو جانیوالی بس سے وہاں تک دو گرش لیتے ہیں۔ یہ جگہ قریہ ابو علندہ اور قریہ سحیب کے درمیان ہے۔ سڑک پر بورڈ لگا ہوا ہے جس پر یہ عبارت درج ہے کہف اہل کہف

اصحاب کہف کی غار

THE CAVE OF THE SEVEN SLEEPERS

(سات نیند کرنے والوں کی غار) اس بورڈ سے دو فرلانگ کی مسافت پر یہ غار واقع ہے۔ لوہے کے دروازے پر یہ عبارت حضرہ واکتشفہ نیابۃً عن دائرۃ الآثار الاستاد رفیق وفا الدجانی (استاد رفیق وفا دجانی نے اس غار کا سراغ لگایا ہے) یہاں دو مسجدوں کے نشانات ہیں ایک غار کے اوپر اور ایک غار کے سامنے جانب جنوب کو غار کے اندر ایک دوسری غار ہے جو نسبتاً زیادہ کھلی ہے۔ یہاں چالیس پچاس قدم ابو علندہ گاؤں کی جانب اور بھی کئی غار ہیں ــــ بعض علماء دمشق کے قریب یہ غار بتاتے ہیں۔ اور بعض طرسوس (ترکی) میں کہف اہل الکہف بتاتے ہیں۔

عمان اردن کا دارالخلافہ ہے جو کہ یزید بن ابی سفیان نے ۶۳۵ھ میں فتح کیا تھا۔ یہاں جالوت کا قلعہ قابل دید ہے جس میں پرانے زمانے کی بہت سی یادگاریں پائی جاتی ہیں۔ عمان کا شہر کئی پہاڑوں پر پھیلا ہوا ہے۔ جبل عمان۔ جبل راس العین۔ جبل زرقاء۔ جبل القلعۃ۔ جبل حسین۔ جبل لویبدۃ وغیرہ۔ عمان نفاست اور خوبصورتی میں ایک ممتاز شہر ہے۔ اسکی آبادی دو لاکھ سے متجاوز ہے۔ یہاں سے دمشق ریلوے لائن بھی جاتی ہے۔ عمان سے دمشق ۲۲۰ کیلومیٹر ریلوے لائن پر واقع ہے۔ اور جی ٹی روڈ کی مسافت اس سے بہت کم ہے۔ یہ ریلوے لائن عمان کو ترکی، شام اور مدینہ منورہ سے ملاتی ہے۔ مدینہ منورہ ۸۰۰ کیلومیٹر دور ہے مگر اب مدینہ منورہ کی ریلوے لائن معطل ہے۔ ترکیوں کے دور حکومت میں یہ لائن کچھ مدت تک قابل آمد و رفت تھی۔ اردن کی سڑکوں کی مجموعی لمبائی نو سو میل سے زیادہ نہیں ہے۔ یہاں کے عمدہ مکانات، صاف ستھری سڑکیں، شاندار ہوٹل، حسین و جمیل مسجدیں، پہاڑوں میں پیچ در پیچ سڑکیں شہر کی رونق افزائی کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ یہاں المدرج الرومانی (جسکو درجۃ فرعون بھی کہتے ہیں) عہد قدیم کی عمارت ہے جس پر آثار القصور الاموتیۃ لکھا ہے۔ یہ عمارت پہاڑ کے دامن میں ہے۔ پچاس سیڑھیوں میں تین منزل ہیں۔ نیچے پانی کا تالاب ہے اور بادشاہ کا کمرہ بتاتے ہیں۔ ان منزلوں میں رہائش کے کمرے بھی ہیں۔ کھدائی کا کام شروع ہے یہاں کی اکثر مساجد مزین و منقش ہیں۔ خاصکر جامع حسینی جو عمان کے مرکزی خطہ میں واقع ہے۔ اس

جامع میں ابراہیم زید الکیلانی الخطیب کی ساحرانہ اور دل آویز تقریریں سننے کے قابل ہیں۔ جامع حسینی کی تاریخ تاسیس ۱۳۸۱ھ ان اشعار سے واضح ہے:

حسین ابن عون من بنی مجد عدنان	نصار امیر المؤمنین بلا ثانی
اعادلہ حق الخلافۃ بعد ما	ثوت زمنا بالغصب فی آل عثمان
لقد شاد فی عمان للخیر جامعاً	بھمۃ عبد اللہ مرتفع الشان
فجاء بحمد اللہ صرح دیانۃ	تأسس بالتقوی فاردی لعدوان
یعبر عن علیا الحسین وآلہ	وفوق المبانی تنجلی ھمۃ الباان
لذالک سعید الجد قال مؤرخا	بفضل حسین حل مسجد عمان ۱۳۸۱ھ

تبلیغی جماعت

یہاں تبلیغی جماعت کا ایک وفد دیکھا جو عمان کی مساجد و بازاروں میں مصروف تبلیغ ہے۔ میں بھی ایک دن رات اس بابرکت جماعت کے ساتھ رہا۔ یہ محطہ کی مسجد میں قیام پذیر تھے وہاں پولیس کے ایک سپاہی نے ان کو نکالنے کی کوشش کی وہاں کئی مقامی باشندوں نے سپاہی کی مخالفت کی مگر وہ اصرار کرتا رہا۔ تو ایک عرب بولا کہ آپ فلاں محلہ کی مسجد میں آجائیں وہاں تمام اہل محلہ کو آپ اپنے بھائی پائیں گے، وہ آپ کی اپنی مسجد ہے۔ چنانچہ امیر کے مشورہ پر یہ جماعت وہاں منتقل ہوئی۔ اس جماعت میں راولپنڈی کے ایک عالم اور علاقہ چھچھ کے ایک معمر بوڑھے سے ملاقات ہوئی جو ایک سال سے تبلیغی چلہ میں مصروف سفر ہیں۔ عمان کے چند ایک باشندوں نے اس جماعت کے ساتھ رہنے کی بدولت داڑھیاں رکھ لی ہیں۔ مدرج رومانی کے قریب حنفیوں کی ایک مسجد ہے جس میں ایک ترکی امام مقیم ہے۔

یہاں کی ہر مسجد میں لاؤڈ سپیکر نصب ہے۔ طلوع صبح صادق سے آدھ گھنٹہ پہلے مؤذن تلاوت شروع کرتا ہے۔ اور پھر اذان سے قبل سبحان من اَصْبَحَ الصباحْ - سبحان من فلق الصباحْ - سبحان من اضاءَ بنورہ ولاحْ - سبحانہ وتعالیٰ علی لا الٰہ الا اللہ۔ وغیرہ کلمات پڑھتا ہے۔ اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام یامن اسکنک اللہ تعالیٰ فی المدینۃ المنورۃ - نماز سے قبل سورۃ اخلاص تین دفعہ تمام حاضرین پڑھتے ہیں۔ پھر امام کہتا ہے: الی روح النبی والی ارواح الانبیاء الفاتحۃ - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء کے ارواح طیبہ پر فاتحہ پڑھو۔ تمام حاضرین سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں —— (یہ کلمات انہوں نے اپنی طرف سے رائج کرلئے ہیں۔) امام اقامت کے بعد استقیموا واعتدلوا یرحمکم اللہ تعالیٰ - کہتا ہے۔ جمعہ کے دن خطیب وقت سے پہلے تقریر شروع کرتا ہے۔